



مجلس تخریب الانصاف بھیرہ پنجاب کا علمی، ادبی، تبلیغی



شرح چند مسائل
معاونین سے دور
عوام سے ڈیڑھ گھنٹہ
برادر مالک غیر سدا و دوپہ
ناتاریخہ کے اشاعت
ہر گزیری ماہ کی یکم و ۱۵ کو بھیرہ
پنجت سے شائع ہوتا ہے
فی بیچہ ار

پندرہ روزہ
شمس الاسلام
جودیہ
مدین اعزازی
(پر زادہ) محمد بہاء الحق قاسمی

اغراض و مقاصد
۱۔ صحیح اسلامی اصولوں کے ماتحت
مسلم فوجوں کی عسکری تنظیم
۲۔ تبلیغ و اشاعت و تحفظ اسلام
۳۔ احیاء و اشاعت علوم دینیہ
تذریعہ دارالعلوم عزیزیہ
۴۔ اصلاح رسوم و بائعات شریعت
اسلامیہ

جلد ۱ بھیرہ پنجاب ۹ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۴۰ء نمبر ۲

نمبر شمار	فہرست	مضامین	صفحہ
۱	ملاحظات	(ادارہ)	۲
۲	فاکساری جودیہ الاصلاح کا دور جدید	(ادارہ)	۳
۳	فاکسار تحریک پر ایک نظر	مولانا ابوسعید احمد صاحب ایم، اے ایڈیٹر برمان دہلی	۶
۴	الانتباہیہ علی الافتتاحیہ	غائب مولانا ظفر الملک صاحب لکھنؤی	۸
۵	شیعہ سنی نزاع	(ادارہ)	۱۲
۶	مزاہت شیعیت اور فاکساریت کا جہولت اسلام کوئی تعلق نہیں	رفعتا از طباطبائی و فقیہ حکیم تاج الدین احمد صاحب تاج لاہوری	۱۶
۷	تغیر حیات		

مضامین کی ترسیل براہ راست بنام مولانا محمد بہاء الحق صفا قاسمی گلوالی دروازہ اتر سرسوتی، اس کے علاوہ جملہ خط و کتابت و ترسیل در کاپتہ منیجر جودیہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب) کافی ہے

ملاحظہ

عرض حال

جریدہ ہدایت مولانا پیرزادہ محمد بہاء الحق صاحب قاسمی نے بغیر کسی معاوضہ کے اپنی خدمات پیش کر کے حزب الانصار کو ممنون فرمایا ہے۔ اسی لئے سرورق پر مولانا ممدوح کا اسم گرامی بحیثیت مدیر اعزازی درج ہے۔ امیر حزب الانصار مسلسل تبلیغی مشاغل کی بنا پر جریدہ کی ترتیب پر اپنی کامل توجہ مبذول کرنے سے قاصر تھے امید ہے کہ مولانا قاسمی کی علمی قابلیت اور وسیع تجربہ کی بنا پر جریدہ میں از پیش مقبولیت حاصل کریگا۔

جنگ یورپی کی وجہ سے کاغذیے حد گراں ہو چکے ہیں اس لئے جریدہ کی مالی حالت پہلے سے زیادہ خراب ہو رہی ہے۔ لہذا اجملہ قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ چند سالانہ دورہ پیہ سے کم روانہ نہ فرمایا کریں۔ نیز اپنے احباب کے حلقہ میں جریدہ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرمائیں۔

ضروری گزارش

مضامین برائے اشاعت پیرزادہ مولانا محمد بہاء الحق صاحب قاسمی لکھوائی دروازہ امرتسر کے پتہ پر ارسال ہوا کریں۔ مضامین کے علاوہ ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر کے لئے منیجر جریدہ شش اسلام بھیرہ (پنجاب) لکھنا کافی ہوگا۔

اطلاع

حضرت امیر حزب الانصار کراچی و سندھ کے سفر سے بحریہ واپس بھیرہ پہنچ چکے ہیں آپ کا قیام کچھ عرصہ بھیرہ میں ہی رہیگا۔ مولانا منیر شاہ صاحب و مولانا عبدالرحمن صاحب تبلیغی دورہ میں مصروف ہیں۔ فوج محمدی کی جماعتیں سندھ و یوپی کے صوبہ میں کئی مقامات پر قائم ہو رہی ہیں بمقرب مجلس مشورت کا جلسہ کسی مرکز پر منعقد ہوگا۔ جس میں دستور العمل میں بعض ترامیم پر غور ہوگا۔ اور سال آئندہ کے لئے لائحہ عمل مرتب ہوگا۔

تبلیغی کتابی

المشرقی علی المشرقی، طبع اول تعداد صفحات ۹۲ یعنی مثنوی کے عقائد اور اس کی تحریک کیمکات افغانستان، سرحد آزاد اور ہندوستان کے تقریباً ہر خیال کے اکابر علماء و مشائخ اور اہل فہم حضرات کے تبصروں۔ بیانات اور فتاویٰ مقتدر مجاہد کے فیصلوں اور شرقی کے متعلق مہری و ترکی اخبارات کی رائے کا قابل قدر مجموعہ قیمت ۲۰ محصول ڈاک فی سینکڑہ پندرہ روپے پچاس کتابوں کی قیمت ۸ روپے علاوہ محصول ڈاک اجتناب الحنفیہ، صد علماء کا متفقہ دربارہ عدم جواز نکاح سنیہ باشیعہ اس کے علاوہ شیعہ و مزلئی مذہب کے کفریہ عقاید بھی واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت پانچ آنہ

کشف التلبیس مصنفہ مولانا سید ولایت حسین شاہ صاحب دیوری، یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ نور ایمان کے جواب میں لکھی گئی ہے شیعوں کا یہ رسالہ لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر پھرا رہی تھی فوجاؤں کی گمراہی کا باعث بن چکے ہیں، شیعہ رؤسا کی طرف سے سینوں میں مفت تقسیم ہوتا رہتا ہے۔ شیعوں کی اس ظلمت کفر کا عقلی نقلی و دلائل سے مہذب پیرایہ میں تبلیغ زد اس کتاب میں موجود ہے شیعوں کے تمام مطاعن و اعتراضات کے جوابات دئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۴ حصہ دوم ۶ حصہ سوم ۴ مکمل طلب کرنے پر قیمت ۱۲ (محصول ڈاک علاوہ)

پنجر شش اسلام بھیرہ (پنجاب)

خاکساری جریدہ "الاصلاح" کا دور جدید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء

عبدالجبار امین خواص جانا بڑاں کیطون سے اصلاح موضع ۵۸۷۱ نمبر ۳۰ پر بعنوان "خاکساری کی طعنات" کے عنوان سے ایک مراسلہ درج کیا گیا جس میں اس دیدہ دہن اور گستاخ خاکسار نے اسی طرف سے ایک حدیث وضع کر کے بموجب فرمان رسالت من کذب علی متحداً فلیتبعوہ و مقعد کا من الناس اپنے لئے دوزخ کا ٹھکانا تلاش کیا ہے چنانچہ لکھنا ہے

حدیث قدسی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "مجھ ہندوستان کی طرف سے خوشبو آتی ہے، ایک زمانہ وہ آگیا جب میں کے دہان کے مسلمان میرے نام کے اوپر اور میرے تہانے تھے اسلام کی لہجہ کے لئے اپنا دھن دولت اپنے بال بچے اپنی جان خدا کی راہ میں لٹا دیئے۔ ان شہیدوں کا مرتبہ بدر احد کے شہیدوں سے بھی بڑا ہوگا۔ کیونکہ بدر احد کے شہیدوں کو تو خود میری موجودگی اور قیادت کا شرف حاصل تھا اور ہندوستان کے شہیدوں کے پاس صرف میرا نام ہوگا، عرصہ سے خیال چلائے رہا ہے کہ اس حدیث قدسی کا اشارہ کسی طرف ہے جب ذیل درجہ سے یقین نہ پائے کہ شیعہ رسالت کی مراۃ میں خاکسار پروانوں سے تھی۔

کیا کوئی خاکسار یا حامی خاکسار اس حدیث کا تو الکی حدیث کی کتاب سے پیش کر سکتے ہیں اور کیا عبدالجبار صاحب بنا سکتے ہیں کہ حدیث قدسی حدیث کے کون سے اقسام میں سے ہے۔

ہدایت القرآن، عیسائیوں کے رسالہ حقان القرآن کا مکمل جواب میرزا جی بھی عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب مسلمانوں کو طلب کیا کرتے ہیں۔ لہذا اس سالہ نے دونوں مذاہب کا ملاحظہ نہ کر دیا ہر قیمت پر پتہ منیجر شمس الاسلام بھیرہ رچنا

اچھو سے دہلی اور دہلی سے کلکتہ میں "الاصلاح" کا دفتر منتقل ہو چکا ہے آج تک اس کے صرف دو پرچے ہمیں موصول ہوئے، ایک پر ۲۶ اپریل اور دوسرے پر ۲۵ اپریل کی تاریخ ثبت ہے خاکساری تحریک کے اس ترجمان کی جدید خصوصیات سے قارئین کو آگاہ کرنے کے لئے ان دو اشاعتوں پر مختصر تبصرہ کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔

جمادی الاول
یازمیع الاول
۲۶ اپریل ۱۹۷۷ء
کلکتہ، جمادی الاول ۱۳۵۹ھ بروز جمعہ مطابق

گویا قرن اول کے اسلام کے دعویوں کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ ماہ اپریل یا اسلامی مہینہ کا نام ربیع الاول تھا یا جمادی الاول۔ ہم اسے کتابت کی غلطی قرار نہیں دیکھتے کیونکہ اس اشاعت کے ہر صفحہ پر جمادی الاول کے الفاظ درج ہیں، تاہم صاحب، میاں صاحب اور خان صاحب جب اسلامی قمری مہینوں کے نام سے واقف ہی نہیں تو قرن اول کے اسلام کے اجواء کا دعویٰ کس منہ سے کر رہے ہیں۔

مشرقی کی گرفتاری
گرفتاری کی قوت پولیس کیساتھ مزاحمت کا حکم دینے والا مشرقی کیسے گرفتار ہوا اور اس نے خود کو گرفتار نہ کرنے کی جو مثال پیش کی ہے اس کا ذکر "الاصلاح" ۲۶ اپریل ۱۹۷۷ء کے نمبر کے تیسرے کالم پر ان الفاظ میں درج ہے۔

"رات کو کوئی دس بجے کے قریب تقریباً چھ دہرا پولیس

افسران ایک سو کے قریب مسلح پولیس کی معیت میں باب عالی دہلی پہنچے

اور مجاہد کو لیا پہرہ دار خاکسار نے انہیں اندازے سے روکا اور اسکی اطلاع

علامہ صاحب کو پہنچی۔ ۵۔ انٹ کے بعد علامہ صاحب نے ان

افسران کو طلب کیا۔ اور بڑی خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

علامہ صاحب ادھ گھٹے کے بعد باہر آئے مگر وہ خاکساروں

کی سلامتی قبول کرنے بعد ان افسران کے ساتھ تشریف

لے گئے۔"

خاکسار تحریک پر ایک نظر

(از مولانا ابوسعید احمد صاحب ایم اے، ایڈیٹر برہان دہلی)

سب سے پہلی اور اصولی بات یہ ہے کہ دنیا کی ہر تحریک کے خاص نصب العین اور کسی خاص مقصد پر قائم ہوتی ہے اور اس مقصد کی اچھائی اور برائی پر ہی اس تحریک کی اچھائی اور برائی کا دار و مدار ہوتا ہے اس لئے سب سے پہلے ہم کو یہ دیکھنا چاہیے کہ خاکسار تحریک کا مقصد کیا ہے؟ یا وہ کوئی خالص اسلامی مقصد ہے یا وہ کوئی الیابین قوامی مقصد ہے جس کی افادیت مسلمانوں اور دوسری قوموں سب کے لئے یکساں ہے خاکسار تحریک پر جب ہم اس زاویہ نگاہ سے غور کرتے ہیں تو اس عجیب و غریب حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے کہ اس تحریک کا ایک کوئی خاص نصب العین متعین ہی نہیں ہو سکا ہے یعنی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان لوگوں کی منزل مقصود کیا ہے؟ انہوں نے کس نظام کو اپنے سفر کا منہ بنا لیا ہے؟ اور یہ کہاں پہنچنا چاہتے ہیں؟ ایک طرف اس تحریک کے بانی کا اعلان یہ ہے:-

”ہم اس تحریک کے اندر کم از کم دس لاکھ سپاہیوں کی

ایک پراسپیکٹ پانچ دہائیوں تو اعداد و ان مطیع خدا اور

مذکورہ امور، بے غرضی، حکم ماننے والی خادم خلق اور

مسلمان اسکھ عسائی، پارسی اچھوت، سب پر مشتمل

ایک جماعت تیار کرنا چاہتے ہیں (قرآن فیصل نمبر ۷۱)

پھر انہوں نے اپنے ”اصلاح“ میں کہیں لکھئے خاکساروں

کی بھرتی کے متعلق ایک ”کلکشن“ دیتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے

”ان خاکساروں کی بھرتی بلا لحاظ مذہب و ملت ہو

ہندو، سکھ، عسائی، پارسی، اچھوت، انگریز سب

کے لئے کھلا دروازہ ہو“

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خاکسار تحریک خالص اسلامی تحریک

نہیں بلکہ اسکی حیثیت کسی بین الاقوامی تحریک کی ہے لیکن دوسری

طرف جس چیز کا بار بار اعادہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ خاکسار تحریک

کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ اور اسلام کی صولت و سطوت کو تمام دنیا میں از سر نو قائم کر دینا ہے ایک سنجیدہ و متین شخص جب ان دو متضاد باتوں پر غور کرتا ہے تو حیرت و استعجاب میں غرق ہو جاتا ہے اور وہ نہیں سمجھ سکتا کہ آخر اس تحریک کا خصوصی مطیع نظر کیا ہے؟ آپ کو دہرجانے کی ضرورت نہیں۔ قول فیصل کا مذکورہ بالا اعلان ذرا غور سے پڑھیے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ چار سطریں ہی اپنے اندر کس قدر تضاد رکھتی ہیں۔ اس اعلان میں ایک طرف تو مشرقی صاحب خاکسار سپاہی کے لئے ”مطیع خدا“ اور ”منکر ماسوا“ ہو سکتا ہے حالانکہ ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہے کہ اسلام میں کسی شخص کو صحیح معنی میں اس وقت تک مطیع خدا نہیں کہا جاسکتا جب تک کہ اس کے اعمال کی بنیاد صحیح ایمان پر قائم نہ ہو رمار منکر ماسوا، تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کو مشرقی صاحب کی ندامت سے بے خبری کہا جائے یا ان کا اند سے زیادہ بھولا پن کہ وہ ہندوؤں اور پارسیوں اور عسائیوں کو بھی ”منکر ماسوا“ قرار دے رہے ہیں۔

مشرقی صاحب کے بیانات کا تضاد ہمیں تک محدود نہیں ہے، اگر ان کی کتاب ”مذکرہ“، ”اشارات“ اور ان کے رسائل و اخبارات کا مطالعہ کیا جائے تو یہ امر بخوبی واضح ہو جائیگا کہ اس تحریک کے بانی کا دماغ یا تو کسی قطعی نصب العین کی تعین و تشخیص سے یکسر معرے ہے یا اگر کوئی نصب العین دماغ میں موجود ہے بھی تو

انہوں نے اس کے ”اصلاح“ میں مشرقی صاحب اعلان کیا

ہے کہ خاکسار تحریک کے تمام میں ہندو دھرم کے لئے غلبہ حاصل

اور ہندو گورو اور ان کی حفاظت بھی شامل ہے۔ نیز مشرقی صاحب نے

ایسی اٹیڈیشن کے نمائندے کو بیان دیتے ”راؤ پٹی“ میں کہا تھا کہ غلبہ سے پوٹیکل

غلبہ مراد نہیں بلکہ روحانی غلبہ مراد ہے (شمس الاسلام)

اس نے اب تک اس کا اطمینان نہیں کیا۔

پس ایسی حالت میں مشرقی صحابہ کی آواز پر مسلمانوں کا ان کے گرد و پیش جمع ہو جانا بالکل وہی ایسی ہے کہ ایک شخص شکل میں کھڑا ہو کر شور و غل مچاتا ہے لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا کر رہا ہے مگر پھر بھی بے تحاشا اس کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں پھر حیرت و حیرت پہنچتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک دیوانہ اپنی دیوانگی کے جوش میں زور زور سے بڑبڑاتا تھا اور بے معنی الفاظ تک رہا تھا اب ان کو اپنی فضول جادو و جبر پرجنت ندامت ہوتی ہے اور وہ اپنا سامنے لے کر اپنے اپنے گھر کو واپس آ جاتے ہیں۔

اور اگر قطوری دیر کے لئے یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ خاکسار تحریک کا مقصد واقعی اعلاء کلمۃ اللہ اور خلافت الہی کا قیام ہے تو اب ہم کو ان طرق عمل کا جائزہ لینا چاہیے جو عموماً خاکساروں کو اختیار کرنے پر آتے ہیں شریخص کو معلوم ہے تحریک میں داخل ہونے والے کیلئے یہ عہد کرنا ضروری ہے کہ وہ اپنے امیر کو حاکم علی الاطلاق ماننے لگا۔ اور اس کے ہر حکم کی تعمیل وہ بے چون و چرا کرے گا اس نوع کا عہد و پیمان اسلامی اسپرٹ کے بالکل خلاف ہے قرآن مجید میں جگہ جگہ ”اٰمرو بالمعروف اور نہی عن المنکر“ کی دعوت دی گئی ہے۔ اور حدیث میں صاف لفظوں میں ہے ”لا طاعة للخلق فی ما یحکم اللہ“ معصیتہ الخ الخ انما الطاعة فی المعروف“ کون مسلمان نہیں جانتا کہ امیر مطلق اور حاکم علی الاطلاق سوائے رب العالمین کے کوئی دوسری ذات نہیں ہو سکتی پس سمجھیں نہیں آتا کہ خاکسار تحریک کے علمبردار یہ کیسے نبوی اسلام کی شوکت و عظمت کا پرچم اڑانے چلے ہیں کہ پہلے ہی قدم پر ان کا رخ کعبہ کی بجائے شوالہ کی طرف مڑ گیا ہے کیا کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی تصور کر سکتا ہے کہ جس عمارت میں مزدور و فروعان اور ہالان و شانہ ادا کے مجھے جگہ جگہ نصب ہوں اس سے مسجد کا کام لیا جاسکتا ہے اس طرح کی اطاعت مطلقہ کی دعوت اس چیز کی غمازی کرتی ہے۔ کہ یہ تحریک اسلامی روح سے کمیر خالی ہے اور اس کا مقصد مسلمانوں کا ”تمکن فی الارض“ نہیں بلکہ خود اپنا تمکن و تیرہ ہے، پھر

روزمرہ کی زندگی میں خاکساروں کے جو اعمال و افعال دیکھے گئے ہیں ان سے بھی صاف پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں کی ذہنی اور جسمانی تربیت و تنظیم خالص اسلامی طریقہ پر نہیں ہو رہی ہے جسکی وجہ سے ان میں شعائر دین کے احترام کا جذبہ کامل پایا جائے۔ گزشتہ ماہ و مہینہ میں جبکہ خاکسار لکھنؤ میں لوپی گورنٹ کے خلاف مظاہرے کرنے کے لئے ہندوستان کے ہر گوشہ سے دہلی میں جمع ہوئے تھے اور انہوں نے اپنا کیمپ دفتر ”برمان“ کے قریب ہی قائم کر رکھا تھا۔ اس زمانہ میں صرف ہم نے نہیں بلکہ دہلی کے سینکڑوں انسانوں نے دیکھا ہے کہ خاکسار وفد کے دلوں میں صبح شام حق و جوق ہوٹلوں میں پہنچتے تھے اور نہایت مہیا کی کے ساتھ کھانا کھاتے اور چاؤ پیٹے تھے۔ یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ مسافر ہونے کی وجہ سے ان پر روزہ فرض نہیں تھا۔ لیکن اگر ان کے دلوں میں اسلامی شعائر کا کچھ بھی احترام مڑا تو یہ ہرگز شائع عام پر اس طرح بے باکی کے ساتھ کھانا کھانے اور بازاروں میں سگریٹ کے پتے اڑاتے ہوئے پھرنے کی جسارت نہ کرتے، عرض کی کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ خاکسار تحریک خالص اسلامی تحریک نہیں ہے، اور زبان سے ”تمکن فی الارض“ اور خلافت النبیہ کے قیام کے جو دعوے کئے جاتے ہیں وہ سراسر لغو اور بے بنیاد ہیں اور اس بنیاد پر کوئی مسلمان ایک دقیقہ کے لئے بھی اس تحریک میں اس غرض سے شامل نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اس تحریک کے ذریعہ دنیا میں سطوت حق کو قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیگا۔

ہاں بیشک کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک بڑا شخص کوئی تحریک لیکر اٹھتا ہے وہ لوگوں کو اس میں قبولیت کی دعوت دیتا ہے کسی مصلحت سے وہ اپنا خاص نصب العین ظاہر نہیں کرتا لیکن جب اس کے پاس لوگوں کا ایک کثیر جمع اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اور وہ سب کسی ایک رشتہ و صحت میں منظم ہو جاتے ہیں تو وہ یکایک ایک غیر انقلاب عظیم برپا کرتا ہے۔ اس وقت نہ تو مذہب کی تمام تباہیاں چھٹ جاتی ہیں اور اس کے مخالفین کو بھی اس شخص کی عظمت

کے سامنے تسلیم کر دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔
لیکن یہ واضح رہنا چاہیے کہ یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ
اس تحریک کا قائد اپنے اخلاق و عادات اور کٹر کے لحاظ سے دنیا
کا کوئی غیر معمولی انسان ہو اس کے برعکس خالص تحریک کے بانی کے
اعمال و افعال کا جائزہ لیجئے تو یہاں بھی نہایت مایوس کن حالات نظر
آتے ہیں جو شخص اتنی بڑی تحریک کا قائد ہونے کے باوجود ایک معمولی
گورنمنٹ (یوپی) سے معافی مانگ لے، اپنی بات سے ہٹ جائے
اور اس پر دباؤ ڈالنے کی عرض سے گورنمنٹ آٹ انڈیا کو جنگ کے

لئے پچاس ہزار خالص لوگوں کو پیشکش دینے میں ذرا شرم محسوس نہ
کرے پھر دلی میں گرفتار ہو تو پولیس کو دیکھتے ہی اس کے ہجرہ
کا تنگ تپ ہو جائے۔ اور آنکھوں میں آنسو ڈھب آجائیں۔ کیا کوئی
کہہ سکتا ہے کہ ایسا متلون مزاج تعلق پسند، کمزور دل اور ڈر لوگ انسان
اس قابل ہے کہ اس سے نصیب العین کی تعیین کر لے بغیر سی ہزار ہزار
انسان اس کو اپنا قائد تسلیم کر لیں اور اطاعت مطلقہ کے عہد و پیمان کیلئے
اس کے ماتھے پر رجعت کریں اور اپنی موت و حیات کے لئے اس کے
فیصلہ کو مطلق قرار دیں۔ (باقی)

الفتاہیۃ علی الفتیۃ مشرقی کا تذکرہ غلط

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

۱۰۳۔ سلام علی المتقین الذین لم یغادر امن الارض
قطعا ولا ملکا الخ (۱۵۱ھ) ان اہل نقوی پر سلام ہو کہ جنہوں نے
زمین کا کوئی ٹکڑا نہیں چھوڑا نہ میدان اور نہ پہاڑ چھوڑے نہ خشکی اور
نری چھوڑی نہ فضائے آسمانی چھوڑی اور نہ زمین کے طبقات
چھوڑے اور نہ سمندر کی تہ زمین چھوڑی لہذا اس کے کہ اس پر قاض ہو گئے
یہ فقرہ مشرقی نے معلوم نہیں کس تاریخ اسلامی کو پیش نظر رکھ کر
لکھا ہے۔ دہ یہ صاف ظاہر ہے کہ اسلامی حکومت کبھی بھی تمام
روئے زمین پر قائم نہیں ہوئی اور نہ ہی ہو سکتی ہے اس کے علاوہ قرآن
شریف میں متقین کے اوصاف جو سورہ البقرہ کی پہلی آیات میں لکھے
گئے ہیں ان میں حکومت کا نام و نشان تک نہیں اس کے بعد قطعاً
ولا ملکاً ولا لفظ اس میں کچھ نامہایت نہیں رکھتے اس مقام پر
مشرقی نے فٹ نوٹ میں وعدہ کیا ہے کہ میں قندیل پر اتفاق کی
پوری تشریح کروں گا ہم بھی امید کرتے ہیں انشاء اللہ ہم بھی اس کا پورا
بخیرہ اور پیڑ دینگے۔

(۱۰۴) یصلو لہا حتیٰ کہ خلیفۃ اللہ فی الارض (۱۰۷۸ھ) اب

بھی وہ خلیفۃ اللہ کی سینہ زوری سے زمین پر حکومت کر سکتے ہیں اس
فقرے میں ہم معلوم نہیں کہ محکم کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا خلیفائے
الہی سینہ زوری سے ہی حکومت کرتے ہیں اس مقام پر کئی اور
لفظ چاہئے تھا جو مشرقی کے دماغ میں نہیں تھا، اس کے علاوہ ہمیں
یہ بھی پوچھنا ہے کہ اس وقت خلیفۃ اللہ سے کون مراد ہے کیا اس کی
اپنی ذات مقدس یا خلیفۃ قادیان، مسٹر گاندھی یا مسٹر جلال
(۱۰۷) نبذ منہ وعلی صفحہ ۷۷۷ میں کتاب التذکرۃ منہ
منہ (۸: فٹ نوٹ) اس فقرے کا یہ مطلب ہے کہ میں نے نقوی
کی تشریح کچھ تو صحت پر کی ہے اور کچھ ۱۰۲ پر مگر نبذ کا لفظ استعمال
کرنا مشرقی کو آسان نہ تھا۔ اس لئے ایسے طریق پر بیان کیا ہے کہ طفل
مکتب بھی اس سے نفرت کرے اسے، اور حق سلیم کے نزدیک اس کا قیام
لے تذکرہ میں مشرقی نے عمل کو ہی اسلام قرار دیا ہے اور قول و عقیدہ کی ضرورت
سے انکار کیا ہے۔ نیز تذکرہ کے دیباچہ کے صفحہ پر گاندھی کو ہندوستان کا ب
سے بڑا عامل لکھ دیا ہے۔ گویا مشرقی کے نزدیک ہندوستان میں
گاندھی سب سے بڑا مسلمان ہے (مذکور)

التذکرہ لکھنا یعنی غلط ہے کیونکہ اس نوع کا مقتضا و مقام یہ ہے کہ تسلیم کی ضمیر لفظ کتاب کے بعد استعمال کیجائے (۱۰۶) و قدنا علی مقام امین (۲:۹) یہ فقرہ ان خیالی حکمرانوں کے لئے لکھا ہے جو خلیفہ اللہ کے ماتحت حکومت کرینگے اور ان کی طرف یہ دعا لکھی ہے کہ وہ مقام امین پر دعوت ہونا خدا سے طلب کریں گے مگر ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ وہ مقام امین کس بلا کا نام ہے اور وہ خلیفہ اللہ اس وقت کہاں ہے (۱۰۷) ولا تاتواک لاحد سوا فانی ہذا الارض مملکت من قشتی التین (۳:۹) اس فقرے میں ان کی یہ دعا بھی لگی کہ یا اللہ روئے زمین پر کسی کو یہ چھوڑ کر ہمارے اخیر انجیر کے چھلکے کا بھی ایک ہر گویا تمام روئے زمین کی حکومت اور دنیا کی تمام نباتات، حیوانات اور حیوانات سب ہی مسلمانوں کے قبضے میں ہی ہوں یہ دعا تو کمال درجے کی خوش نصیبی پر مبنی ہے مگر آج تک اس کا وقوع نہیں ہوا اور نہ ہی امید ہے نیز سوال یہ ہے کہ قشر التین کس ملک کا محاورہ ہے؟ قرآن شریف میں چھوٹی چیز کیلئے فقیر فطیر اور قلیل استعمال کئے گئے ہیں ان میں سے قشر التین کسی جگہ بھی مراد نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف ایجاد مشرقی ہے اور کمال خوش نصیبی کا ثبوت ہے اس تحلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی انجیر کا چھلکا انا کر کھانا ہو گا۔ (۱۰۸) وحفظک منہ ومن شئت (۴:۸) شئت مصدر بھی اور اسم صفت اس لئے شتات جو خالص مصدر ہے اس کی ضرورت ہے اور منہ کا مرجع اگر الحدائق والبغض اقرار دیا جائے تو مطلقاً نہیں اور اگر طاقت مرجع ہو تو معطوف

اور معطوف علیہ میں مناسب آتی نہیں رہتا۔

(۱۰۹) وطلعت الارض من الکافرین (۴:۹) اس فقرہ سے چند سطور کافرین کی صفت میں لکھی ہیں جن میں یہ بھی لکھا ہے کہ واحکمرهم الکفران (۷:۹) جو بالکل بے لطف ہے سچ ہے کہ تسلیم رام عقل باید (۱۱۰) من کان فی ہذا الاعلیٰ فهو فی الاخرۃ من العمین (۱۰:۹) قرآن مجید میں ہے فهو فی الاخرۃ اعلیٰ مگر مشرقی میں نشر مسیح کی دھن میں آیت کریمہ کی پر دا بھی نہیں کی۔ (۱۱۱) من المصوبین الضالین (۱۱:۹) سورۃ فاتحہ میں مغبوب علیہم اور ضالین دو گروہ ہیں مگر مشرقی کی نظر میں اہل ہند مسلمان دونوں عنوان کے مسدود ہیں اور تعجب ہے کہ غضب کے بعد علی کا استعمال بھی چھوڑ دیا ہے۔ (۱۱۲) فسلامہ علی المنعین المتطلون عین (۱۱:۹) منعین کو اخیر صلہ کے استعمال کیا ہے اور تلطع غیر ضروری اور نیکی میں استعمال ہوتا ہے جو یہاں پر اطاعت کی جگہ استعمال کیا گیا ہے علاوہ میں لفظ سلام کو اگر مشرقی کی طرف منسوب کیا جائے تو اسے ندائی مرتبہ دینا چاہئے وہ چھوٹا منہ بڑی بات کا مصداق ہو گا (۱۱۳) یوتون الارض لکلیک المہین علی دغم الحادین (۱۳:۹) غالباً مشرقی کا یہ مطلب ہے کہ مسلمان و منون کی ناک رگڑ کر ذلیل کرنے والے شخص کو اپنا بادشاہ بنا کر زمین کے وارث ہوں مگر نیکیں کا لفظ بادشاہ تسلیم کرنے کیلئے استعمال نہیں ہوتا اور مہین کسی سلطان یا امیر کی عیہ صنعت نہیں ہو سکتی اور عادیں کو بھی تبار الی الفہم تجاوز عن الحدیث عداوت جو مشرقی

کا صغیر غلط ہے

حضرت قبلہ صاحبزادہ علامہ محی الدین صاحب سجادہ نشین گورنر شریف کا اعلان

میں المہنت و محباقت کے عقائد کے مطابق حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کا منقولہ میرا تحریک خاکساران کیسا حق طائر و باطن کوئی تعلق نہیں بلکہ اعتقاد و عمل میں علامہ نے پنجاب و ہندوستان و غیرہ سے منفق ہو کر بانی تحریک خاکساریت کو کافر و دائرہ اسلام سے خارج سمجھا ہوا اور اپنے ملنے والوں کو مخلصانہ مشورہ دینا ہوں کہ وہ ہمیشہ کیواسطے اس تحریک خاکساریت کو کفارہ کش نہیں دے بلکہ اللہ اللہ ۲ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء

حسب الاشارة قبلہ حضرت صاحبہم الغالی انسلم محمد قطب الدین عفی عنہ منقسم آستانہ عابد گورنر شریف

شیعہ سنی نزاع

(آذ مولا کا فاضل ملٹ صاحب لکھنوی)

چہ کثرت آں خداوند تنزیل و وحی
کہ خورشید بعد از رسولان مس
عسکر کرد اسلام را آشکار
پس از سردو آں بود عثمان گزین
چندام علی نہ بود حقیقت بتواریخ
خداوند امر و خداوند منی
نہ تابید بر کس ز بوبکر یہ
بیاراست گیتی چو باغ ہزار
خداوند شرم و خداوند دین
کہ اورا بخوبی ستاید رسول

جن سے یہ ثابت ہو سکتا کہ شیعوں کی عزاداری میں حکومت یا سینور کی جانب سے کسی قسم کی مداخلت ہوتی ہے جہاں تک لکھنؤ کا تعلق ہے کوئی واقعہ ایسا پیش ہی نہیں آیا ہے شیعہ بیوں کو ان کو مذہب عزاداری کی اجازت نہیں دیتا اور ان کے اہل علم عزاداری کو ناجائز اور مرام عزاداری مثل تعزیر وغیرہ کو جماعت کی دینی و دنیوی فوج و قلع کے لئے حدودہ مضرت قرار دیتے ہیں حضرت غوث الاعظم سیدنا عبد القادر جیلانی امام ابن تیمیہ اور حضرت حمید الدف ثانی رحمۃ اللہ علیہم کے زمانہ سے علماء کرام برابر اس کی مخالفت فرماتے رہے ہیں۔

فرنگی محل بریلی دیوبند دہلی بھوپال وحید آباد کے جلیل القدر علماء عصر کے فتاویٰ عزاداری اور اس کے خلاف شرع مرام کی مخالفت میں موجود ہیں اور اہل المعروف و نہی عن المنکر کریمائے اپنا فرض جانتے ہیں کہ مرناسب اور جائز طریقہ سے جاہل اور غافل نبیوں کو اس معصیت سے بچانے کی سعی کریں۔ لکھنؤ میں انسداد تعزیر داری کے لئے جو کوشش کی جاتی ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے اور اس کے مخاطب صرف اہلسنت ہیں شیعوں سے نہ اس باب میں خطاب کیا جاتا ہے اور نہ یہ تو توجہ ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے مجتہدین کو چھوڑ کر سیدوں کے فتوے یا مشورہ کو قبول کرینگے۔ حالانکہ بعض شیعہ علماء کی تحریریں بھی اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ مرد و عورت طریق عزاداری میں ایسے مرام داخل ہیں جو ان سے نزدیک خلاف شرع اور داخل معصیت ہیں مثلاً ایران کے شیعہ

۴ اپریل سنہ ۱۳۰۵ھ کو شیعہ آل پٹنیز کا نفرین کی سداوت رہنے والے جو خطبہ سر سلطان احمد نے پڑھا اس میں شیعہ فرقہ کے حسب ذیل مطالبات پیش کیے ہیں۔

۱۔ ہمیں عزاداری امام مظلوم کے جملہ مرام کو ادا کرنے کی پوری آزادی دی جائے۔

۲۔ صوبائی اور مرکزی مجالس قانون ساز اور لوکل باڈیوں میں ان کی نمائندگی کی تعداد دو اٹھ متعین کر دی جائے۔

۳۔ مدح صحابہ کی مجالس اور جلوس اور اس قسم کے تمام دل آزار مظاہرے ممنوع قرار دے جائیں۔

ان مطالبات کے متعلق یہ محل نہ ہوگا اگر چند موصحات پیش کرنے کی جسارت کی جائے تاکہ تصویر کا دوسرا رخ بھی سامنے آجائے اور بیرونی حضرت کو صحیح رائے قائم کرنے کا موقع ملے۔

عزاداری کی آزادی | جہاں تک ہیں علم سے حکومت کی جانب سے شیعوں کو عزاداری

کی پوری آزادی حاصل ہے۔ اور سینوں نے نہ کبھی اس کا مطالبہ کیا۔ کہ شیعوں کو عزاداری سے روکا جائے اور نہ اپنی جانب سے کبھی ان کی عزاداری میں مداخلت کی۔ سر سلطان نے اپنے خطبہ میں محض مطالبہ پیش کرنے اور عزاداری کی قدامت اور اہمیت بتانے پر توجہ فرمائی۔ اس کی زحمت نہیں گوارا فرمائی۔ کہ مثال کے طور پر ایسے واقعات کا ذکر فرماتے

۱۔ شہزادہ نور علی مظہر نے نو لکھنؤ پریس سے

مجتہد شیخ خلیفہ اصفہانی کا ایک فتویٰ مصر کے شیعی اخبار "چہرہ نما" بابت ۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء مطابق ۲۵ اپریل ۱۳۴۴ء میں شائع ہوا تھا جس کی عبارت ذیل قابل ملاحظہ ہے۔

وخصوص دست بندی و سببہ زدن و قتل و میخ بہ بدن فرو کردن و تیغ سیر زدن میں حرکات و حشیانہ نام بطالت تشریع اسلام و قرآن و احادیث و عرف امت حسین ابن علی پیشتر ہوا مطلقاً دین و اسلام از بائے سببیت یا بیزید حاضر نشد و خود را بید جہ شہادت رسانید چگونہ راضی است میں نوع وحشی گری کہ نام او را عزاداری گذاشتہ اند تا بید اگر قرآن را وزن بر نیم سچو اجازت حتی اسینہ زنی ہم بہ کسے دادہ نہ شدہ سہارہ رسد بہ تیغ زدن و تیغ و قتل غیر خداوند سے فرماید ولا تلتقوا باباب کبیر الی التملکۃ و اخبار و احادیث ہم وارد شدہ است کہ در وقت نزدیک ترین اقربا حق ناخن زدن و خراش ہم جز فی الصوت مذاک اگر خراش مختصر ہے ہم وارد آمد و گناہ گار و عمل غلات شرعی را ترک شدہ است۔ حتی اجازت پارہ کردن جام ہم ندارد و خود حضرت سید الشہداء اوراں ساعت آخر و دواع بالہیت کحضرت زین می فرماید خود سر جان اہل زین و اہل آسمان تمام می مینہ غیر از خدا کسے زندہ نخواہد ماند مباد العباد از گرجان لطمہ بردن و مخصوص بدست بندی و سببہ زدن و قتل و میخ بہ بدن فرو کردن و تیغ سیر زدن میں حرکات و حشیانہ نام بطالت تشریع اسلام و قرآن و احادیث و عرف امت حسین ابن علی پیشتر ہوا مطلقاً دین و اسلام از بائے سببیت یا بیزید حاضر نشد و خود را بید جہ شہادت رسانید چگونہ راضی است میں نوع وحشی گری کہ نام او را عزاداری گذاشتہ اند تا بید اگر قرآن را وزن بر نیم سچو اجازت حتی اسینہ زنی ہم بہ کسے دادہ نہ شدہ سہارہ رسد بہ تیغ زدن و تیغ و قتل غیر خداوند سے فرماید ولا تلتقوا باباب کبیر الی التملکۃ و اخبار و احادیث ہم وارد شدہ است کہ در وقت نزدیک ترین اقربا حق ناخن زدن و خراش ہم جز فی الصوت مذاک اگر خراش مختصر ہے ہم وارد آمد و گناہ گار و عمل غلات شرعی را ترک شدہ است۔ حتی اجازت پارہ کردن جام ہم ندارد و خود حضرت سید الشہداء اوراں ساعت آخر و دواع بالہیت کحضرت زین می فرماید خود سر جان اہل زین و اہل آسمان تمام می مینہ غیر از خدا کسے زندہ نخواہد ماند مباد العباد از گرجان لطمہ بردن و

زنی و صورت را بخرشی۔

ملاحظہ فرمائید ما و ادن میں دشمنوں چگونہ می شود با میں احوال و حشیانہ مبارک نمود۔ نفس فرمائش امام میں است کہ پس ہر کس جملات آن رفتار نمایند نگار مسئول است میں حرکات کہ مردم از اذادانی تر کب می شود لطمہ زدن بکسی بدین اسلام میں زندہ و رفتار غایب ہا میں باز یا قاصد جہاں را عکس برداشتہ و در او پای سینا سے آمارا دادہ دین اسلام را سحر و ولعینہ فرامی دہند۔

یا مولانا علی الحارثی لاہوری کے مندرجہ ذیل فتاویٰ ہیں۔
سوال جن مجالس عزائیں بعض غلات شرع امور کا ارتکاب ہوتا ہو مثلاً مومنہ اور غلط روایت بیان کی جاتی ہوں یا راگ میں سوز و خوار ہو پڑھوں تا شہید ہوں یا ایسی مجالس میں شریک ہوتا جاؤں جسے یا معصیت ہوتا ہو تو جوا

سوال حضرت قاسم بن الحسن علیہ السلام کی عروسی کا واقعہ ذکر کرنا پڑھنے میں اس کے معلق حضور کا والد دیتے ہوئے بعض مومنین نے واقعہ عروسی قاسم کی تکذیب کی ہے اس پر کیا مفیدین کے الطینان و عملہ آمد کے لئے اس کے معلق اپنا فتویٰ

طاہرہ اور خراش لگاؤ۔

دیکھئے کہ ان کی بدلیت کی موجودگی میں حشیانہ کا ارتکاب ہو سکتا ہے یا نہیں امام کا قول صریح یہ ہے کہ اس کی وجہ سے شخص کے خلاف کرے گا کہ نگار نگار اس سے باز رہے ہوگی کہ کارروائیاں جو لوگ جہالت کی وجہ سے کرتے ہیں دین اسلام کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں غیر مقلوں میں جاہلوں کے انہیں مقلوں کی رسوم کے نوٹ لے جاتے ہیں اور یورپ میں ان کے فلم تیار کر کے سینماؤں میں دکھائے جاتے ہیں اور دین اسلام کا مستحکم اور مضحکہ لایا جاتا ہے۔

جواب مذکورہ باتیں فی الواقع غلات شرع میں اور مجالس عزائیں غیر شرع باتوں سے سمرا ہوئی جیسے۔ ورنہ جن مجالس میں ایسے غلات شرع امور کا ارتکاب ہوتا ہو ان میں شرکت کرنا یقیناً بمعصیت ہے، و ہوالعالم ۱۳۲۵ھ الحافظ جلد ۵ بابت محرم الحرام

جواب عروسی خباب قاسم کی صحیح روایت سے نہایت میں ہے اسلئے میرے نزدیک عروسی کا پڑھنا درست نہیں ہے اور یہ قصہ بالکل بے اصل اور افتراء محض ہے اس جھوٹے قصہ کا پڑھنا اور منہا معصیت میں داخل ہے۔ و ہوالعالم رالیقنا

لکھکر مشاور فرمائیں۔

اس سے بڑھ کر یہ کہ مشورہ خطاب میں لایحیض ولا نفیہ رجوعیوں کے اصول اور بین داخل ہے، مطبوعہ مطبع جعفری لکھنؤ کے صفحہ پر یہ عبارت درج ہے

و قال امیر المومنین من امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے جامعہ قدوا و مثلی مثلاً فرمایا کہ جسے کسی فکر کی تجدید کی یا کوئی فقد خج من الاسلام شیعہ بنائی وہ فقینا اسلام سے خارج ہو گیا اور تخریب کو خود سر سلطان اور دوسرے شیعہ بھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ کی شیعہ کہتے ہیں لیکن میں اس سے کچھ سروکار نہیں کہ شیعہ اپنے مجتہدین کے فتاوے یا اپنے مذہبی احکام پر کیوں عمل نہیں کرتے کہم و دیگر ولی دین، البتہ جو لوگ یہ جانتے ہیں کہ سنی عوام و جملا تخریبی میں مبتلا نہ ہونے دے جائیں اور ان کو ان خلاف شرعیت اور درجہ حضرت رساں مرام سے باز رکھنے کے لئے جدوجہد کی جائے انکا یہ دخل و مخفولات اقلینا مستحسن نہیں ہے۔

عزاداری کے سلسلہ میں سر سلطان نے بت سنی حکایتوں اور سنی روایتوں کو تاریخی اہمیت دیدی ہے حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کا مذہب تیمور و ہمالیوں، زریب، السنو و بہادر شاہ کے استعمال کو معیار قرار نہیں دیتا، بلکہ تمام امور کے جواز یا عدم جواز استحسان یا کراہت کا احضار خود شرعیت کے احکام پر ہے اور اسلامی شرعیت سے ہماری مراد کتاب و سنت اور اس سے مستنبط شدہ مسائل میں زریب، السنو کی متوفیہ عزاداری کو بطور مثال پیش کرنے کے بجائے سر سلطان کو بلائے تھا کہ ان کے برگزیدہ ذمامور والدہ شاہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد کی یاد والیعت فتاویٰ عالمگیری ملاحظہ فرماتے تاکہ ان پر آسانی ملے کہ وہ جواز کہ عزاداری کے باب میں شرعیت اور لامی کا کیا حکم ہے۔

پسچ پوچھتے نو شیعوں کی عزاداری کو جو کچھ نقصان پہنچا اسکی ذمہ داری خود شیعوں پر ہے کہ وہ بعض اوقات تعصب و خدو کے جوش و از خود تنگی میں ایسی کارروائیاں کر بیٹھتے ہیں جن کے سبب سے حکومت کو پابائیاں عائد کرنی پڑتی ہیں اور وہ اپنی مرضی کے مطابق عزاداری کے مراسم ادا نہیں کر سکتے۔ مثلاً گذشتہ سال اول تو ایک بدت احتجاجا، انہوں نے

اپنے بہت سے مراسم کے ادا کرنے سے امتناع کیا دوسرے بہتر اسکی اشتعال انگیز اور اس سوز تحریک جاری کی جسکی بنا پر کوئی اور اور دفعہ ۱۹ کا اٹنا دھوا اور تخریری پولیس تعینات کی گئی اور جب شیعوں نے جواز خرابی پر اپنا اپنے مراسم ادا کرنے چاہئے تو حکومت کو حالات سے مجبور ہو کر شدید نگرانی کا کام کرنا پڑا نتیجہ یہ ہوا کہ جلوس اعلیٰ پیمانہ پر نہیں نکل سکے اور ٹھانسی جن سے جلوس کی شان دور بالا ہوتی ہے منکامہ اور فساد کے اندیشہ سے زیادہ تعداد میں جمع نہیں ہوئے۔

عزاداری کو اس سے بھی نقصان پہنچا کہ شیعوں کی ضد اور بٹ نے سنی عوام کو ان سے بیزار کر دیا اور بار بار کی اشتعال انگیزی نے شیعوں کے قلوب کو اتنا متوجہ کر دیا کہ ان کے دل پھر گئے گذشتہ چند سالوں کے اندر جسٹہ سنا د انگیزایں شیعوں کی جانب سے ہوش اور غنیمت دھکیلاں اور خون کی ندیاں بہ جانے کی ان کی طرف سے دی گئیں نامکن تھا کہ انکار و عمل نہ موزنا، سنیوں کو یقین ہو گیا کہ شیعہ ان کی جائز مذہبی و شہری آزادی میں خلل اڑا رہا ہے چاہتے ہیں اس لئے قدرتنا ان کو شیعوں کی تفریبات و مراسم سے کوئی ہمدردی و تحسینی نہیں رہی جس پر تشدد سے اگر کوئی فرقہ چاہے کہ دوسروں کو دبا لے اور ان کے جائز امور میں روکاؤٹ ڈال دے تو اسے خود سمجھ لینا چاہئے کہ فطرت انسانی کا عام افتادہ یہ ہے کہ اس قسم کی چالیں دیکھ کر رفتہ رفتہ دوسرے فرقہ کو بھی وہی طریقے استعمال کر کے کی طرحیں و زریب ہوتی ہے جو شیعہ یہ خیال خام رکھتے ہیں کہ سنیوں سے رائیائیں اڑا کر اور حکومت کو بدامنی سے متوجہ کر کے اس میں کامیاب ہو جائیں گے کہ سنیوں کے جلوسوں اور جلوسوں کو روک دینے کے لئے وہ تقویت امن اپنے سنیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ بھی اپنے حقون کے تقاضا و تحفظ کے لئے شیعوں کے طریق کار کی تقلید کریں مہانت انسانوں کی بات ہے کہ لکھنؤ کے شیعہ ماحول کے اثر میں آکر سر سلطان جیسے قانون دان اور بہا زیدہ لیڈر نے بھی غلط راہ اختیار کی اور خون کی ندیاں بہ جانے کا پامال فقرہ استعمال کر کے متوجہ کیے کی کوشش فرمائی، اگر شیعوں نے حکومت اور سنیوں کو مرعوب کرنے کا بہترین ذلیہ لٹاؤ ہی کو تصور کیا اور اس قسم کی دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تہذیبی شیعوں کے مراسم عزاداری کو اس سے بھی زیادہ نقصان پہنچا جائیگا کہ انبک پیچ چکا ہے۔

و قلم سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور اہمات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں جب کمات ناشائستہ نکلے ہیں ہیں تو کیا سرسلطان اور دوسرے مدعیان اسلام کو ناگوار نہیں ہوتے یا خدا بخیر استہ سرسلطان اور دوسرے شیعوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ ہم سنی ایسے ذلی الطبع اور بد رغبت بلکہ بد مذہب واقع ہوئے ہیں کہ ہمیں خلفائے راشدین کے ساتھ وہ عقیدت و محبت نہیں ہے جو شیعوں کو اپنے اماموں یا دنیوی بزرگوں کے ساتھ ہے۔

تاریخ ہند کا یہ واقعہ غالباً سرسلطان سے شخصی نہیں کہ جب شاہ جہان بادشاہ دہلی کو یہ اطلاع ملی کہ گولکنڈہ کے شیعہ فرماں روا قطب شاہ کے عہد میں وہاں برسر عام خلفائے کرام پر سب و شتم ہوتا ہے تو بادشاہ موصوف نے قطب شاہ کو فرمان بھیج کر مطالبہ کیا کہ یہ بدلتیزی روک کر جانے ورنہ نیریت نہیں اور ساتھ ہی فرماں روئے گولکنڈہ کو باجگزار بننے کی ہدایت کی جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ عہد عالمگیری میں گولکنڈہ کی حکومت فنا ہو کر سلطنت مغلیہ میں ضم ہو گئی۔

ایران میں جو کچھ غزاداری کے نام سے ہوتا تھا وہ تو اب لیا گیا مٹا ہو گیا۔ مگر آخر یہ کیا نگرانی لگائی کہ یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں دو مہینے دس دن مسلسل غزاداری کے علاوہ پہلے سہرتب جمعہ کو اور ہر قمری ماہ کی پہلی جمعرات (تو چنپی) کو غزاداری کی رسوم ادا ہوتی تھیں۔ اور اب چار سال سے یہ حدت منسوخ ہوئی ہے کہ ہر قمری مہینے کے پہلے ہفتہ میں نوچنپی جمعرات کے ساتھ نوچنڈا جمعہ نوچنڈا سنیچر اور نوچنڈا اتوار بھی منایا جاتا ہے اور اس طرح تقریباً پانچ مہینے سر سال میں غزاداری کی نذر ہو جاتے ہیں اور یہی سبیل و نمائش تو شاید کے چل کر کسی وقت میں سال کے ۳۵ دن ہی مشغول رہا کرے گا مسلمانوں کا یا کسی دوسرے فرقہ کا اس میں کچھ نہیں بچتا۔ تا شیعہ فرقہ اپنے اوقات کا مالک ہے البتہ یہ ناممکن ہے کہ جو غلط خیال ہوتا ہے اس سے لوگوں کی راحت میں خلل نہ پڑے اور بعض اوقات جو نازیبا اعمال اس سلسلہ کے جاتے ہیں ان سے سینوں کو دکھ نہ پہنچے اور نہ سینوں کو یہ تفرقہ کرنا چاہئے کہ مسلمان یا دوسری قوموں کے لوگ انہی وجہ سے اپنے مذہبی و شہری فرائض کی ادائیگی سے باز رہیں گے۔

اگر خدا شیعوں کو سمجھ دے تو وہ آسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ آج شیعہ سنی کے تعلقات میں جتنی خرابی ہے اس کی تمام ترمیم داری شیعوں کے تعصب و عناد اور خدا و خدا کے تبرا بازی پر ہے جب تک اہل ایران کو تبرا میں غلور یا عالم اسلامی سے ان کے تعلقات زیادہ خوشگوار نہیں رہے چنانچہ سلطان ناصر الدین قاجار نے اس کو محسوس کیا اور اس کے انسداد کی طرحت توجہ کی مرزا سید محمدی خلف مرزا محمد حسن اصفہانی الملقب بہ اعتماد السلطنت نے جو ان کے عہد میں وزیر بخیر تھے کتاب المآثر و الآثار بطبوعہ طہران کے باب ششم ۱۲ پر تحریر کیا جو کہ بادشاہ بادشاہ اسلام پناہ ایران بادشاہ سلام پناہ ایران نے ان جابلانہ میں افاعیل جابلانہ را زعفر و خوش بر انداخت و بر بندہ نگارندہ تدخیر سخت فرمود تا کہ کتب سائر مطبوعات نیک ہوئی شتم اگر کتاب لفظہ و سبب بصحابہ کہا مشہور اند و اخذہ شدید کتم و کتا با محرم سازم انکوں لہما ست کہ شاعر کشاں از جمیع ایران بر افتادہ و قعدہ محمولہ بابا شجاع منوخ گردیدہ و مطبوعات از سخنان نامزد اواز کلمات زشت و ناشائستہ پاک شد

موجودہ شاہ ایران ہر مجلسی رضا شاہ پہلوی کے عہد میں تو سب جاننے ہیں کہ تبرا کتنے والے کے لئے سزائے قتل کا حکم ہے۔

غالباً سرسلطان ہم ہندوستان کے محکمہ سینوں کو بھی اپنا ہی جیسا انسان خیال فرماتے ہوئے فرقہ یا مافوق البشر بن جانتے ہوئے وہ خود اپنے دل پر ہاتھ بکھڑکا کر خدا سے دل سے خور کریں اور سوچیں کہ ان کے دینی پیشواؤں کو بہنیں بلکہ محسن دنیوی بزرگوں کو اگر کوئی شخص یا فرقہ کھالیاں دے یا ان پر تمسین لگائے تو ان کو کتنی تکلیف ہوگی۔ زبان دریا دیوایوں یا گندہ دہن آریوں کے زبان

سات گواہ تھے وہ لاہوری منافقوں کی طرح ملمع سازی سے کام نہیں لیتی۔ لہذا ہم قادیانی جماعت کو اس حق کوئی پرسیا کجا دیتے ہوئے مسلمانوں کی دینی غیرت سے اپیل کرتے ہیں کہ آئندہ مزارعین کو کسی لحاظ سے بھی اسلامی فرقہ نہ کہا جائے اسے ایک جیٹ نہیپ اور اسلام کے باہر ایک فرقہ قرار دیا جائے تاکہ اسلام کے لئے ان کا وجود مانتہ بن جائے۔

شیعیہ اور اسلام

سرورِ چین سابق چیف جج بائی گورٹ اور وسط ایشیوں کے ایک ممتاز رہنما ہیں آپ آل انڈیا شیعہ ریڈیکل کانفرنس کی صدارت کے عہدہ پر فائز ہیں وہ فروری سنہ ۱۳۵۹ کو راجہ صاحب محمود ایک کے برادر خورد و راجہ کمال محمد و حسن خان صاحب کی صدارت میں شیعوں کی جدید انجمن دارالحیات کی جانب سے لنگاپور پٹنہ میں مالی ایک جلسہ منعقد ہوا تھا اس میں سرورِ چین صاحب نے شیعہ کے حقیقی مخالف اور شیعوں کے عقائد کا خیالات کا واضح و بہترین رقعہ پیش کیا تھا۔ جو اصحاب سیاسی اغراض یا ذاتی مفاد کے پیش نظر شیعہ سنی اختلاف کا خواب دیکھ رہے ہیں وہ شیعہ ارادوں اور ان کے خیالات و عقائد کو سامنے رکھ کر غور و فکر کریں کہ ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے یا نہیں علماء اہلسنت کے ارشادات کے خلاف سادہ لوح مسلمانوں نے آج تک شیعوں کو اپنا جانی سمجھا مگر اب شیعوں کے بیانات کی روشنی میں یہ حدید فیصلے کی ضرورت ہے۔

سرورِ چین صاحب کی تقریر کا خلاصہ شیعوں کے اخبار سر فریڈکسٹو کی فروری سنہ ۱۳۵۹ کی اشاعت میں شائع ہوا ہے ہم ذیل میں اس کا خلاصہ ”الداعی“ لکھنا انت محرم سنہ ۱۳۵۹ھ سے نقل کرتے ہیں سر ممدوح کی تقریر کا فقرہ اور یہ لفظ نبیوں کے لئے قابلِ عبرت ہو مایہ سرور فریڈکسٹو نے سرورِ چین نے فرمایا کہ:-

”شیعہ مذہب ایک فرقہ میں بلکہ نام دین کے شیعہ مگر ایک

نیشنل اجماعت اختیار کر سکتے ہیں اس میں وہ علماء سرورِ

چین سے ایک نیشن بنائے آپ نہ فرمایا کہ اگر ہندوستان

کے شیعوں کو ایک نیشن نہ کہا جائے تو کم از کم وہ ایک

مستقل و علیحدہ فرقہ نہیں جس کے امتیازی خصوصیات اسے دوسرے مسلمانوں سے بالکل علیحدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کوئی شیعہ ہندو نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس لکھنوی پر ہندو شیعہ کے امتیازات پر روشنی نہیں ڈالوں گا البتہ شیعہ اور دوسرے مسلمانوں میں اشتباہ ہوتا ہے اسلئے میں دکھاؤں گا کہ شیعہ کی نظر عامہ الامتیازات آپ نے فرمایا کہ لکھنوی مسلمانوں کا ایک طبقہ شیعوں کو مسلمان نہیں سمجھتا ہم اس کے اس خیال پر غماز ہیں مگر خوش بین ہم خود اپنے کو اس نقطہ نظر سے مسلمان نہیں سمجھتے جس نقطہ نظر سے وہ خود کو مسلمان سمجھتے ہیں سیرت نے لکھنوی کے ان مسلمانوں کو بت دیتے ہوئے فرمایا کہ شیعہ اور دوسرے مسلمانوں کا پھر بالکل علیحدہ ہے شیعوں کا تمدن، اخلاق، اور اصول زندگی دوسروں سے قطعاً مختلف ہے توحید اور الوہیت، کلامِ محمدی و رسالت خلافتِ نماز، روزہ، عتد توفیر، غرض تمام بنیادی اور فروری امور کے تہمیں ازبردست اختلاف ہے جو ایک دوسرے سے بالکل الگ کرتا ہے ہمارا کچھ جوت ہے ہمارا کچھ حق پرستی ہے ہم صادق اور قریب ہمارا پوری تاریخ ہماری سیرت اسی کا ثبوت دیتی ہے۔ اپنا کچھ امتیازی بنانے میں شرم نہ آئی جائے نہ ڈرنا چاہئے شیعہ خلافت نے خاص طور سے دونوں جماعتوں کو رد علیحدہ عینہ و گروہ میں تقسیم کر دیا ہے جو کوئی نہیں سمجھتا کہ ایک شادانی واقعہ ہے جس کا اثر کچھ سوسائٹی پر نہیں ہے شیعہ کچھ کی بنیاد سوشلزم پر ہے جبکہ دوسروں کے کچھ کی بنیاد امپریزم پر ہے شیعوں نے اس امپریزم کی برابر مخالفت کی ہے غرض دورت و راجہ محمود اب نے خصوصاً ہی عہد ہمایونی میں تقریر کی اس کو پڑھ کر کھجور حقد خوشی ہوئی آج اس کا اظہار..... کہ کیا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد سوشلزم پر ہے اور دوسری جماعتوں کی بنیاد امپریزم پر ہے اگر خلافت کے اصول سوشلزم کو امپریزم سے تعبیر کر دیں تو بیجا نہ ہوگا اسی وجہ سے ہماری تاریخ جالہ ہے ہمارے روایات

ہدایں کیا آپ اٹھارہ گے کہ ہمارے قانونی مسائل
جن کے مرکز پر ہماری زندگی روک کر رہے ہیں
قانون عقد، قانون طلاق اور قانون وراثت کو دیکھئے
سب علیحدہ ہیں ہمارے ان کے اتحاد کو بنیاد پر ہو
سکتا ہے

سرورِ زمین صاحب کی تقریر اس قدر واضح ہے کہ اس پر مزید چاشنیہ
کرائی کی ضرورت نہیں سرمد وچ کو اعتراض ہے کہ شیعہ اپنے آپ
کو عام مسلمانوں کے نقطہ نگاہ سے مسلمان نہیں سمجھتے ایسی علماء نے
ان کے خلاف آج تک جو کچھ کہا ہے وہ صداقت پر مبنی تھا

خاکساریت اور اسلام
خاک ا تحریک کیا ہے قائد تحریک سے پوچھئے کہ عقد صاف
لفظوں میں اعلان فرما رہے ہیں۔

» خاکساریت کیا اور غلطی خالص اور بے داغ مذہب اسلام ہو
اس کے سوا کوئی مذہب مذہب اسلام نہیں غلط مذہب غلط
اور جس مذہب پر دنیا بھر کے مسلمان عمل پر ہیں اس کے متعلق ارشاد
فرماتے ہیں۔

» اس مذہب پر عمل کرنے کوئی دینی ثواب مل سکتا ہے نہ اخروی نجات
(عسکری زندگی ص ۱۷)

دنیا بھر کے مسلمانوں کے متعلق مشرقی صاحب ارشاد فرماتے ہیں
مسلمان کا علاج صرف اسلام (خاکساری اسلام) پر ہے قرون
اول کے کافروں نے جب تک کفر چھوڑا ان کو کفر سے نکال دیا
تک آج کے مسلمان کفر یعنی مولوی کے اسلام (بدیر) کو چھوڑ کر پھر
اسلام یعنی مشرقی کے اسلام (بدیر) اختیار نہ کریں گے اگر نہ
سکیں گے (عسکری زندگی ص ۱۷)

خاکساروں کے عمل کا مقصد کیا ہے؟ بازاروں میں چپ و راست
کرنے سیلچ برداری اور اس تنظیم و عسکریت کا منہا اور آخری نصب العین
کیا ہے؟ غلبہ اسلام سے کیا مراد ہے اور خاکساروں کی سرگرمیوں
کا آخری نتیجہ کیا ہوگا؟ اس کے متعلق قائد تحریک کے الفاظ چشم بصیرت
دا کرنے کے لئے کافی ہیں۔

» میں جانتا ہوں کہ پانچ لفظوں کے اندر انہیں واضح کر دوں
کہ خاکساریت کیا ہے ہم ان پانچ لفظوں کو یاد کر کے رہتے
عالم پر پھیلادوں۔ ان پانچ لفظوں کو زندہ باد اور مردہ باد کی طرح
تکبیر کلام بنا لو اور اگر اس کے بعد انہیں کوئی چلتے چلتے پوچھ لے
کہ بھائی یہ خاکساریت کیا ہے تو تم ان کو جواب دے سکو
میں نہیں بتانا جانتا ہوں کہ خاکساریت درمیان میں صرف اسلام
یعنی کہ مولوی کا اسلام غلط ہے غلط مذہب غلط
» مولوی کا کج کل کا بتانا اور راستہ غلط ہے خاکساریت ہی اس
غلط مذہب کو صفحہ زمین سے مٹانے اور اس کی جگہ نبوی
اسلام (یعنی جسے مشرقی صاحب نبوی اسلام قرار دیں
بدیر) پھر رائج کرنے کے لئے اٹھائے۔

» خاکساریت کے نکات کا تیسرا نکتہ

جس مذہب پر دنیا کے مسلمان عمل پر ہیں اس کا کوئی صاحب صحیح
اور کوئی صاحب غلط ہے اس کے جواب میں مشرقی صاحب ارشاد
فرماتے ہیں۔

» خدا کی مسلمانوں پر بھیجی ہوئی آخری کتاب میں آج کل کے مولوی
کے بتائے ہوئے اسلام کا ایک حرف موجود نہیں
(غلط مذہب ص ۱۷)

جس مذہب کو خاکساریت مانا جاتے ہیں اس کو دنیا میں رائج ہوئے
کتنا عرصہ گزر چکا ہے؟ اور اس کی عمر کیا ہے؟ اس کے جواب میں مشرقی
صاحب فرماتے ہیں۔

» ہم تیرہ سو چھپن برس پرانے اور کھوسٹ اسلام کو جو کفر کے سوا
ہو چکا ہے آثار کر پھر دنیا اور اصل اسلام اختیار کر رہے ہیں
(میری سخت گریاں ص ۱۷)

مولوی کے اسلام کے غلط ہونے کے دلائل کیا ہیں؟ اندر سے
قرآن خاکساروں کا نبی اسلام کیوں صحیح ہے؟ اس کے جواب میں مشرقی
صاحب کی تصریحات ملاحظہ ہوں۔

» تمام قرآن کے طول و عرض میں عقیدہ سے کالفاظ میں جو
ہیں نہ اس کا کوئی مستحق موجود ہے عسکری زندگی ص ۱۷

بھی شامل ہے سچا مذہب کون سا ہے؟ اس کے متعلق مشرقی صاحب اپنی رسوائے عالم کتاب تذکرہ کے دیباچہ اردو کے ص ۲ پر لکھتی ہیں "کہ آج تک یہ فیصلہ ہوسکا کہ کون سا مذہب سچا ہے کون سا شرع کائنات کے منشا کے مطابق ہے بلکہ خود خدا کی ہستی کے متعلق کوئی قطعی و متفق علیہ دلیل یا حجت نہیں مل سکی" ہم کس مذہب پر عمل کر کے خدا کی دوستی حاصل کر سکتے ہیں اس کے جواب میں مشرقی صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔

”خدا کو اپنی دوستی کی کسی مذہب یا ملک کی کچھ تخصیص نہیں
تذکرہ مقدمہ اردو حاشیہ ص ۱۵۱ سطر آخری“

مشرقی صاحب جبکہ کسی مذہب کو سچا نہیں مانتے اور خدا کی دوستی کے لئے کسی مذہب کی پابندی بھی ان کے نزدیک ضروری نہیں تو پھر مولوی سے جنگ کیسی مول لے رکھی ہے۔ مشرقی صاحب کی تحریک کا اصل مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ سیزہ حد سالہ اسلام کے متعلق نوجوانوں کے دلوں میں شکوک پیدا کر کے مذہب کے نام سے عسکری تنظیم پیدا کی جائے اور آخر میں نوجوانوں کو یہ بلکہ خدا کی دوستی کے لئے کسی مذہب کی تخصیص نہیں، انہیں لاندہ مذہب بنا دیا جائے اور ان کے ذہن نشین کر دیا جائے کہ خدا کا ماننا یا کسی مذہب کا پابند ہونا ضروری نہیں کیونکہ خدا کی ہستی کے متعلق کوئی حتمی و یقینی دلیل موجود نہیں اور کسی مذہب کو سچا کہنے کا بھی ثبوت نہیں اور اللہ کو ایک ماننا اور دئے قرآن ضروری نہیں۔ کیونکہ قرآن میں کسی عقیدے کا ذکر نہیں۔ اس طرح خاکساری تحریک شجر اسلام کو بیخ و بن سوا کھڑنا چاہتی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عہد حاضرہ کے ان فتنوں سے محفوظ و مصئون رکھے۔ آمین! -

الہی خیر دور فتنہ آخر زماں آیا
رہے ایمان و دیں سالم کہ وقت امتحان آیا

جواب طلب امور کیلئے واپس کارڈ یا ملک آنا چاہئے
ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

پیچھے

حکموں کی کتاب ہے۔ عقیدوں اور مذاہب کی کتاب ہے
عسکری زندگی (۱) ہمیں قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہو گا کہ
اس میں نہ کسی وار بھی کا ذکر ہے نہ لمبی وار بھی کا نہ چھوٹی
کا نہ موخچھوں کے ترشوائے کا نہ ڈھیلے کا نہ استنجی کا نہ
ٹخنوں کے اوپر پا جامہ کا نہ تھکا..... زنا کی شرع سے
کوڑے لکھی ہے شراب پینے کی سزا کچھ نہیں موت لکھا ہے
کہ اس سے بچتے ہو یہ شیطان آئندہ کی ہے اس کا گناہ اسکے نفع
سے زیادہ ہے جو شخص کبھی کبھی نماز پڑھتا کر دے اسکی کوئی سزا
نہیں جو ج ذکر ہے اس کے متعلق کچھ نہیں۔ (عسکری زندگی ص ۱۵۱)
میرے نزدیک مسلمان کی زکوٰۃ کا پیسہ آج ٹھکانے میں لگنا۔
خدا کے نزدیک کسی جنوں میں قبول نہیں ہوتا۔ گناہ محض ہے حرام ہے
جب تک وہ زکوٰۃ غازی مصطفیٰ کمال کے بیت المال میں نہ پہنچے
اگر نہیں ہو سکتا تو اس ملک میں زکوٰۃ ساقط ہے۔

(مری بخت گریاں ص ۱۵۱)

”نماز، نفل، ورد، ذکر، تسبیح دعا اور دئے قرآن کسی

مذہب میں عمل نہیں“ (نفاذ مذہب ص ۱۵۱)

جن مولویوں نے اسلام کو بدل دیا ہے وہ کون ہیں؟ اس کا جواب
مشرقی صاحب کی رسوائے عالم کتاب تذکرہ کے مقدمہ اردو ص ۲ پر
ملاحظہ فرمائیے مشرقی صاحب لکھتے ہیں کہ پہلی دو صدیوں میں ہی اسلام
کی حقیقت مسخ ہو گئی تھی یعنی قرن اول کے علماء نے ہی اسلام کو بدل
دیا تھا ان دو صدیوں میں ائمہ اربعہ، محدثین، مجتہدین اور فقہائے امت
صحابہ کرام و تابعین کی کثیر تعداد کی مساعی جملہ سے اسلام اقتضائے عالم
میں پھیل گیا اور مجاہدین اسلام کی یلغار سے اطراف عالم میں اسلام کو
غلبہ حاصل ہوا۔ مگر مشرقی صاحب اپنی دو صدیوں کے مسلمانوں کو اسلام
سے مکمل انحراف و انزاد کا الزام دے رہے ہیں انہیں آجکل کے مولوی کا
سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ یہ قرن اول کے اسلام کو دنیا میں قائم رکھنا
چاہتے تھے ورنہ مشرقی صاحب کی اس تصریح کے بعد آجکل کے مولوی پر
اسلام کی حقیقت مسخ کر دینے کا الزام سراسر افسر ہے
مذہب عالم میں سے جن میں مولوی کا مذہب اور خاکساروں کا مذہب

”تعمیر حیات“

از ”ممتاز الاطباء“ پروفیسر حکیم تاج الدین احمد قاج صدر ادارہ عالیہ محمدیہ لاہور

محبّتوں کی سبیتوں میں سپیکر جمال بن
شباب کی برودتوں میں برق اشتعال بن
تو جلوّوں میں قال بن تو غلوّوں میں حال بن
صلیب کے مقابلہ میں منتخب بلال بن
خدا کی بارگاہ میں تو حسن انشال بن
سوا خدا کے تو کہیں نہ بندہ سوال بن
تجلی کمال سے تو جوہر غنرال بن
دل جریح کے لئے دوائے اندام بن
سرباہ محبتوں کی لے سراپا انفعال بن
جو انداز بری رہی تو اب ہی خوش کمال بن
کہ ان اندوس قدسیہ کا تابع خصال بن
عنیت رسول میں تو پیرو بلال بن
اگر قوی ہوں مضمحل تو بہت کمال بن
گروہ دشمنان دیں کے حق میں اختلال بن
تو تو بھی اکے سامنے تختہ جلال بن
ترا مکان منال ہو تو منبع نوال بن

مٹا دے تفرقے سبھی تو مژدہ وصال بن
جمود میں سکون میں تو زلزلے کی چال بن
نگار خانہ عمل ظہور اور بطون ہو
تو عرصہ جہاد میں گریز پانہ بن کبھی
جہان کے فراعنہ جھکینے تیرے سامنے
شنشہ سے کم نہ ہو ترے عروج کی طلب
کہ دو توں کثافتوں میں تیری اصل گم ہوئی
تجامل و تغافل محال میں نہ مست ہو
گناہ کی سیاہیوں میں روح کیوں بٹک گئی
خدا سے رشتہ جوڑے تہوں سے منہ کو موڑ لے
صحابہ رسول کی تو دیکھ جاں نثاریاں
مصیبتوں میں دل شکستہ ہو نہ اسکی راہ میں
بلند سے بلند تر سر ایک عزم ہو ترا
تو غیرتوں محبتوں کی بجلیوں سے کام لے
غور و عز و جاہ سے جو بد مانع ہو کوئی
مجاہدین قوم کی ضرورتوں پہ رکھ نظر

جو چاہتا ہے شاعری دلوں میں جا کے گھر کرے
سخن طراز شعر کس ہو قاج کی مثال بن

ضروری گزارش جن حضرات کے بے خبری دیں ذیل میں درج ہیں ان کی مدت خریداری ختم ہو چکی ہے ایسے حضرات براہ کرم چند
ذریعہ مئی آرڈر ارسال فرمائیں۔ اگر خدا خواستہ کسی وجہ سے آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو بذریعہ خط مطلع فرمائیں ورنہ خاموشی کی صورت
میں آئندہ ماہ کا پرچہ بذریعہ دی پی ارسال ہوگا۔ ۱۹۷۱-۱۹۷۲-۱۹۷۳-۱۹۷۴-۱۹۷۵-۱۹۷۶-۱۹۷۷-۱۹۷۸-۱۹۷۹

۱۹۸۰-۱۹۸۱-۱۹۸۲-۱۹۸۳-۱۹۸۴-۱۹۸۵-۱۹۸۶-۱۹۸۷-۱۹۸۸-۱۹۸۹-۱۹۹۰

مونہ طلب کرنے والے حضرات بھی اپنے عہدہ سے مطلع فرمائیں۔

بیانہ صدر غلام حسین منیر شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

ایہ تمام مواد بھیرہ بھیرہ پبلشرز پرائیویٹ لکچرنگ پریس سرگودھا سے چھپ کر دفتر شمس الاسلام بھیرہ پنجاب کے شائع ہوا۔